بفیضِ روحانی: تاجدارِ اہلسنت شہزادۂ اعلیحضرت سرکار حضور مفتیٔ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ
مسمّٰی بنامِ تاریخی مُشعرِ سالِ تصنیف

تجانب اھل السنۃ
عن
اھل الفتنۃ

ملقّب بلقب تاریخی مُشعر سالِ تکمیل

اجتناب اھل السُّنۃ عن اھل الفتنہ

۱۳۶۱ ھ

تصنیف لطیف

ناصرِ سنیت کاسرِ لامذہبیت مناظرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی
محمد طیّب صاحب صدیقی قادری برکاتی داناپوری علیہ الرحمۃ والرضوان

ناشر

مدرسہ گلشن رضا۔ کولمبی۔ ضلع ناندیڑ (مہاراشٹر)

نامِ کتاب: تجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ

ملقب بلقب تاریخی اجتناب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ

مصنّف: ناصر سنیت کاسر لا مذہبیت فاضل نوجوان مولانا ابو الطاہر محمد طیب صاحب صدیقی قادری برکاتی دانا پوری علیہ الرحمۃ والرضوان

بسعیِ جمیل: عبدالصمد قادری رضوی اورنگ آبادی مدرسہ گلشن رضا کولمبی، ضلع ناندیڑ۔ مہاراشٹر۔

پروف ریڈنگ۔ حضرت مولانا محمد اسلم رضا صاحب صدیقی اور حضرت مولانا محمد اسلام رضا صاحب مصباحی استاذ ادارہ ہذا۔

ناشر: مدرسہ گلشن رضا کولمبی۔ ضلع ناندیڑ۔ مہاراشٹر۔

طبع چہارم: ماہ صفر ۱۴۲۸ھ مطابق مارچ ۲۰۰۷ء

تعداد: ایک ہزار

کتابت: نیاز احمد نوری کاہر کشنوی ثم اترولوی

ملنے کے پتے

۱۔ کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶

۲۔ فاروقیہ بک ڈپو ۴۲۲ " " " " " "

۳۔ رضوی کتاب گھر ۴۲۳ " " " " " "

۴۔ مکتبہ نعیمیہ ۴۲۲ " " " " " "

۵۔ قادری کتاب گھر۔ اسلامیہ مارکیٹ بریلی شریف یوپی۔

۶۔ اپنا نوری بکڈپو نزد الجامعۃ الغوثیہ اترولہ۔ ضلع بلرام پور۔ یوپی۔

۸۶ء
۹۲/

عرضِ ناشر

یہ کتاب تلمیذ رشید حضور شیر بیشۂ اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد طیب صاحب قبلہ صدیقی قادری برکاتی داناپوری علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصنیف لطیف ہے جس میں یہ مبارک فتویٰ نافع تقویٰ، دافع بلویٰ، قاطع طغویٰ مسلمان کہلانے والوں میں جو لوگ نجدیت، وہابیت، دیوبندیت رافضیت، قادیانیت، چکڑالویت ونیچریت، آغاخانیت، احراریت، لیگیت وخاکساریت، بہائیت، کرشنیت وصلح کلیت وغیرہا کفری بیماریوں میں مبتلا ہو گئے ہیں ان کو قرآنی ایمانی نسخہ شفا دینے والا بیمار دلوں اور مریض روحوں کو وننزل من القرآن ما ھو شفاء کی بیقینی طور پر صحت بخشنے والی دوائیں پلانے والا، جن بندگانِ خدا نے اس کی تعلیم فرمائی ان کی تدابیر حفظانِ صحت پر بتوفیقہ تعالیٰ جو عمل کریں ان کو قطعی طور پر ان کفری بیماریوں سے کامل نجات دلانے والا مسلمانانِ اہلسنت کو امراض کفریہ سے بعونہٖ تعالیٰ ثم بعون حبیبہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بچانے والا عظیم شاہکار تجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ جس پر مظہر اعلیٰ حضرت سلطان المناظرین حضرت علامہ شاہ محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی پیلی بھیتی ودیگر اکابر اہلسنت کی تصدیقات ثبت ہیں۔

راقم کے علم کے مطابق پہلی بار یہ کتاب مصنف علیہ الرحمۃ کی زندگی میں طبع ہوئی۔ تقریباً عرصۂ ۲۵/۳۰ سال کے بعد ۲۳ صفر ۱۴۱۰ھ مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۸۹ء محترم جناب شفیق احمد بھائی حشمتی نے ۱۲۲/۱۰۱ کرنیل گنج کانپور سے شائع کروایا۔ پھر ۸/۹ سال کے بعد ذی القعدہ ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۹۸ء میں الحاج احمد عمر ڈوسا صاحب حشمتی مرحوم بمبئی نے ماہنامہ سنی آواز ناگپور کی جانب سے شائع کرواکر تقسیم فرمایا۔ اب ادھر کے بعد دیگرے اکابر اہلسنت کے رخصت ہو جانے کے بعد فرقہائے باطلہ بالخصوص نجدیہ، وہابیہ، غیر مقلدیہ، تبلیغیہ، مودودیہ، ندویہ اور صلح کلیہ وغیرہم پوری قوت کے ساتھ میدان میں آکر سادہ لوح مسلمانوں کو دامِ تزویر میں پھانس رہے ہیں اور ان کا دین و ایمان لوٹ رہے ہیں اور اہلسنت وجماعت کی مساجد اور مدارس و مکاتب پر قبضہ جماکر نجدیت، وہابیت اور دیوبندیت کے سبق پڑھا رہے ہیں ایسے نازک زمانے میں ان فرقہائے باطلہ کی قلعی کھولنے کے لیے تاج الشریعہ حضرت علامہ شاہ مفتی اختر رضا خاں صاحب قبلہ قادری ازہری مدظلہ العالی کے مشورے کے بعد چوتھی بار بحمدہٖ تعالیٰ فقیر قادری صوبۂ مہاراشٹر کے مشہور ادارہ مدرسۂ گلشنِ رضا کوملی ناندیڑ کی جانب سے عمدہ کتابتِ جدید سے مزین کرکے منظرِ عام پر لا رہا ہے

مولائے کریم اس دینی خدمت کو قبول فرمائے اور ادارہ ہٰذا کو روز افزوں ترقی بخشے اور زیادہ سے زیادہ دین حق یعنی مسلک اعلیٰحضرت

اس اشتہار کو نقل کرنے کے بعد ہم بخلوص قلب دعا کرتے ہیں کہ خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سُنیوں کے ان مولوی کہلانے والوں کی آنکھیں کھولیں۔ آمین۔ لیگ کا دستور اساسی بکثرت کفریات و ضلالات و وبالات پر مشتمل ہے اور ایسے کہ جن سے مسلمانوں کا دین اور دنیا دونوں برباد ہوں۔ اس کا مفصل بیان استاذی المعظم اعظم ناصر الاسلام شیر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیٰ حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی مدظلہم الاقدس کی مبارک کتاب مسمّیٰ بنام تاریخی احکام نور شرعیہ بر مسلم لیگ اور حضور پُرنور وارث الاکابر الاسیاد بالاستحقاق والانفراد مرشدِ برحق تاج العلماء سراج العرفاء حامی السنن ماحی الفتن حضرت عظیم البرکت مولانا مولوی حافظ مفتی سید شاہ اولادِ رسول محمد میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ مسند نشین سجادۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ سرکارِ کلاں مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ کے رسالۂ مبارکہ مسمّیٰ بنام تاریخی مسلم لیگ کی زریں بخیہ گری میں ملاحظہ ہو۔ لیگ کے اکثر لیڈران عام طور پر علی الاعلان کفریات بکتے پھرتے ہیں اور ضروریاتِ دینیہ کے انکار کرنے میں انہیں کوئی باک نہیں۔ ملاحظہ ہوں دونوں مذکورہ کتابیں جن کے مطالعہ سے ان کا گمراہ بدمذہب ہونا واضح و روشن ہے۔ مسٹر محمد علی جینا جس کو لیگ اپنا قائدِ اعظم اور قائد ملت اسلامیہ کہتی ہے وہ مذہباً اثنا عشری رافضی خوجہ ہے۔ (ملاحظہ ہو لیگی اخبار الامان دہلی ۱۳ مئی ۱۹۳۹ء میں سر محمد یعقوب خاں بیان) بحکم شریعت مسٹر جینا کے کافر مرتد

ہونے کے لیے اس کا اثنا عشری رافضی ہونا ہی بس ہے کہ جب وہ اثنا عشری رافضی ہے تو ائمۂ اہلِ بیت کو انبیاء علیہم الصّلاۃ والسّلام سے افضل اور قرآن کو ناقص ماننا اس کے مذہبی عقیدوں میں داخل ہوا۔ اگر کوئی لیگی مسلمانوں کو یوں دھوکے دے کہ مسٹر جینا کے وہ عقیدے نہیں۔ اور وہ ان مجتہدوں اور ان کے ہم عقیدوں تمام اثنا عشری روافض کو بحکم شریعت کافر مرتد جانتا اور مانتا ہے اس وقت تک لیگیوں کا یہ فریب محض[1] انہیں دو کفروں پر بس نہیں کی کہ وہ تو عموماً تمام اثنا عشری رافضیوں کے عقیدے ہیں اور مسٹر جینا ان کا قائد اعظم ہے۔ اگر صرف انہیں دو کفروں پر اکتفا کرتا تو قائد اعظم کی خصوصیت ہی کیا رہتی لہذا وہ اپنی اسپیچوں اپنے لکچروں میں نئے نئے کفریات قطعیہ بکتا رہتا ہے۔ بطورِ نمونہ مشتے از خروارے ملاحظہ ہو۔ عید الفطر ۱۳۵۸ھ کے دن مسٹر جینا نے مسلمانانِ ہند کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کیا جو لیگی اخباروں میں نہایت طمطراق کے ساتھ شائع کیا گیا۔ اس میں کہتا ہے۔ قرآن پاک میں انسان کو خلیفۃ اللہ کہا گیا اگر انسان کے متعلق اس بیان کو کوئی اہمیت ہے تو اس بنا پر ہمارے اوپر قرآن پاک کی پیروی کا ایک فرض عائد ہوتا ہے کہ دوسرے کے ساتھ وہ سلوک کریں جو اللہ تعالیٰ نے نوعِ انسانی کے ساتھ کیا ہے۔ وسیع ترین مفہوم کے لحاظ سے یہ فرض محبت اور رواداری کا فرض ہے اور یقین مانئے یہ فرض کوئی سلبی فرض نہیں

---

[1] مدعی سست گواہ چست کا نمونہ اور شرعاً باطل و مردود ہوگا مگر مسٹر جینا نے محض

تصدیق اقدس حضرت عظیم البرکت تاج العلماء سراج العرفاء وارث الاکابر الاسیاد بالاستحقاق والانفراد حامی السنن ماحی الفتن مولانا مولوی حافظ مفتی سید شاہ اولادِ رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی

مارہروی دامت برکاتہم القدسیہ مسند نشین سجادہ عالیہ قادریہ برکاتیہ سرکار کلاں مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ ط

فقیر غفر لہ المولی القدیر نے یہ فتویٰ دیکھا۔ بحمد اللہ تعالیٰ اسے بالکل حق و صحیح پایا۔ اللہ عزوجل اس کے مفتی جناب مکرم مولانا المحترم مولوی محمد طیب صاحب قادری برکاتی دانا پوری دام بالمجد والکرم کو جزائے خیر اور اجر جمیل دارین میں کثیر عطا فرمائے۔ انھوں نے بعونہٖ تعالیٰ و بفضل حبیبہٖ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام حمایتِ سنیت و ردّ کفر و بدعت کا حق ادا فرمایا۔ حق پوشوں باطل کوشوں دین فروشوں کی بے ایمانیوں عیاریوں مکاریوں کیادیوں کے پُرزے اُڑائے۔ اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو راضی و خوشنود کیا ان کے دشمنوں پر قیامتِ کبریٰ قائم فرمائی۔ اس مبارک فتوے کے مطالعے سے ایمان داروں کے دل کا سرور اور ایمان میں نور بڑھتا ہے۔ مولیٰ عزوجل اس حقیر گنہگار اور اس کے سب سنی بھائیوں بہنوں کو اس فتویٰ پر سچے اور کامل عمل کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہ الحبیب الامین علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ الصلاۃ والسلام۔

محمد میاں قادری برکاتی عفی عنہ ٢٣ رجمادی الاخریٰ ١٣٦٠ھ ناظم اعلیٰ جماعت مرکزیہ عالیہ اہلسنت مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ۔ یوپی۔

یعنی بوقت تصنیف این رسالہ وفی الحال بوقت تکمیل این کتاب صدر المدرسین مدرسہ اہلسنت محلہ بھورے خاں پیلی بھیت یوپی۔

تصدیق اطہر حضرت سراپا برکت ناصر سنیت کاسر لا مذہبیت طبیب امراض روحانی معالج اسقام جسمانی گل گلشن آل عبا گلبن چمنستان اہل کسا سید العلماء سند الحکماء مولانا مولوی حافظ قاری حکیم سید شاہ آل مصطفیٰ قادری برکاتی قاسمی دامت فیوضہم المبارکہ سرکار کلاں مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

اللہ اکبر ایک وہ زمانہ تھا کہ مسلمان کہلانے والا کوئی فرد ایسا نہ تھا جو کم از کم حرارتِ ایمانی میں اتنا ہو کر اپنے ایمانیات و مسلماتِ دینی میں کسی غیر کے دخل کو قبول کر سکے۔ خواہ شامتِ نفس اور اغوائے شیطان سے بعض اعمال میں اس کا رویہ غیر مشروع ہو مگر عقائد میں بفضلہٖ تعالیٰ کسی قسم کی خامی کسی قیمت پر بھی گوارا نہ تھی مسلمان اپنے اسلافِ کرام کے مبارک ارشادات کو جو درحقیقت خلاصۂ قرآن و حدیث ہوا کرتے تھے۔ دانتوں سے پکڑ کر رکھتا تھا اور با اتباع سنتِ کریمۂ سید الشہداء امام حسین علیٰ جدہٖ الکریم و علیہ الصلاۃ والسلام اپنے جان و مال بلکہ عزت و آبرو کو بھی اپنے پیارے دین و مذہب کے مقابلہ میں عزیز نہ رکھتا تھا۔ اس کی دوستی اور دشمنی کی کسوٹی اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) کی دشمنی اور دوستی تھی۔ خدا اور رسول کا دوست اس کا دوست اور ان کا دشمن اس کا دشمن تھا۔ مگر آہ صد آہ کہ آج شیطانی نحوستوں اور ابلیسی نکبتوں نے نوبت اس حد تک پہنچادی ہے کہ کھلے ہوئے دشمنانِ دین و اعدائے بددین موہنانِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہمارے دوست نہ صرف دوست بلکہ ولی راز دار بلکہ قائد اعظم بنتے ہوئے ہیں۔ آج (معاذ اللہ) دامنِ مصطفیٰ (علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) ہمارے ہاتھوں سے چھوٹ چکا ہے۔ رشتۂ غلامی

گاندھی کا بھگت، گاندھوی کانگریسی، رافضی خوجے کا مرید منظم لیگی حسن نظامی کا
چیلا جٹا دھاری، آغاخانی غرض کوئی بدمذہب بددین دشمن خدا و رسول خواہ وہ
(معاذاللہ) تمہارا باپ ہو یا بیٹا بھائی ہو یا شوہر بیوی ہو یا ماں، استاد ہو
یا مرشد المرشد ہو یا استاذ الاستاذ، دوست ہو یا محب، خیر خواہ ہو یا محسن، ہمدرد
ہو یا ہمدم۔ غرض کوئی ہو کسے باشد۔ اگر وہ تمہارے دین و ایمان کے معاملے میں
حائل ہو۔ تجھے تیرے حبیب تیرے محبوب محبوب پروردگار علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات
اللہ النافع الضارب البادد الحار کی غلامی سے ہٹانے پر مائل ہو۔ تجھے طرح طرح
کے حیلوں بہانوں سے جان و مال عزت و آبرو کے ڈراؤں سے دھمکائے۔ نام
اسلام لے کر ڈرائے۔ گو خود خادم اسلام ہو۔ صرف مسلمانوں کا سا نام ہو تو ایسے
کے مقابلے میں تیرا طریق صرف یہ ہونا چاہئے کہ تو ہر ایسے کو ٹھکرا دے۔ اس کو
سنگ مذلت سے ٹکرا دے۔ اس کی چاپلوسیاں تجھ پر اثر نہ کریں۔ اس کی خوشامدیں
تیرے دل میں گھر نہ کریں۔ تو ان سے دور ہو کر ان کو اپنے سے دور کر دے۔ ان
کو اپنے سے نفور کر دے۔ اپنی آنکھیں ان کی طرف سے اندھی اور اپنے کان ان
کی طرف سے بہرے کر لے۔ ورنہ یاد رکھ۔ یہ دنیائے فانی آنی جانی ہے۔ نہ کوئی
رہا ہے نہ رہے گا۔ موت سر پر کھڑی ہے۔ وہ امتحان کی بڑی کڑی گھڑی ہے۔
وہاں کوئی کام نہ آئے گا۔ تیرے ساتھ کوئی نہ جائے گا۔ تو ہو گا اور تیرا ایمان۔
تیرے اعمال پہلی منزل میں تیرا ٹکٹ پوچھا جائے گا۔ تیرا اسامان جانچا جائے
گا۔ ذرہ بھر فرق ہوا کہ بحق سرکار فرق ہوا۔ اس وقت کون بچائے گا۔ کون
ضمانت کر لے گا۔ کون وکالت کرے گا۔ ہاں ہاں سن لے اس دن ذات
واحد مالک شفاعت ہے۔ وہی ضامن حقیقی ہے۔ وہی گنہ گاروں کا وکیل ہے

مکتوب ۲

الفقیر الحقیر السید (الحکیم) آلِ مصطفیٰ المعروف بسید میاں القادری البرکاتی القاسمی۔

تصدیق انور حضرت بابرکت ضیائے دین و ملّت حامیٔ اسلام و سُنیت، ماحیٔ بدعت و لامذہبیت مولانا مولوی حاجی مفتی شاہ ابوالمساکین محمد ضیاء الدین صاحب قادری رضوی ضیائی دام ظلہ الاقدس مفتی شہر پیلی بھیت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ افضل خلقہ اشرف انبیائہ و رسولہ الذی لا نظیر ولا مثل لہ فی الناس والجنۃ و ملائکتہ۔ سیدنا و مولانا محمد و علیٰ اٰلہ و اصحابہ و ورثتہ و احزابہ۔ فقیر پُر تقصیر کا اسلامی حالات و دینی واقعات زمانۂ موجودہ دیکھ کر خیال ہوتا ہے کہ یہ وہی زمانہ ہے جس کی خبر عالم ماکان و مایکون علیہ و علیٰ آلہٖ و صحبہ صلوات اللہ السبحان و سلامہٗ فی کل حین و آن نے کچھ کم چودہ سو برس پہلے سے دے دی ہے۔ اور اپنے زمانۂ سراسر خیر و برکت سے لے کر تا قیام قیامت اسلامی و ایمانی حالت بیان فرما دی ہے۔ چنانچہ صحابی برگزیدہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ قال کان الناس یسألون رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ الہ وسلم عن الخیر و کنت اسألہ عن الشر مخافۃً ان یدرکنی قال قلت یارسول اللہ انا کنا فی جاھلیۃ

صلوات اللہ العلی الاعلیٰ اس کو بھگایا۔ کبھی اس کو نیچا دکھایا۔ سب کا ناطقہ بند فرمایا۔ کیا نہیں معلوم کہ لیگی لیڈر۔ فضلہ خوار قائداعظم و اکبر جو بمبئی کے رافضیوں میں نامور ہے۔ اور خاکساری لیڈر اور مشرقی مرتد کے سعادت مند پسر اور مذہب صلحکلی کے حامی دیا ور یہ سب کے سب آپس میں عینی برادر اور ایک دوسرے کے ہم خیال و ہم مقال سب کی ایک چال ڈھال اور یہاں باوجود اقلیت بعون رب عزۃ سب پر فتح و نصرت کی پیہم بارش فالحمد للہ والمنۃ۔

یہ کتاب موصوف عقائد حقہ کا خزانہ بیخ کن عقائد باطلہ اشیاطین زمانہ، گم کردگانِ صراط مستقیم کی راہنما، امراض بدمذہبی و بے دینی سے صحت و عافیت کی مجرب و حکمی دوا کیمیائی سعادت، اکسیرِ ہدایت، قاطع شقاوت، قاطع غوایت، پروانۂ نجاتِ آخرت، حافظ دین و ملت، قاطع کفر و بدعت، نورالہدیٰ، ضوء الدجیٰ، گوہر بحر اصلاح، لعل کانِ نجاح و فلاح ہے۔ اس کتاب میں تمام فرقہائے باطلہ موجودہ زمانہ کے نام اور انہیں کی کتابوں سے ان کے کفریات بتصریح تمام اور ان کتابوں کے اقوال پر شرعی احکام بحوالۂ کتاب و سنت و اقوال علماء کرام اس مجموعہ کی صفت میں یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ اِنَّ ھٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ ج فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیْلًا ہ کہ یہ ارشادِ حق تعالیٰ ہے۔ یعنی بے شک یہ نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے۔ (ایمان و اطاعت اختیار کرے) اور اس کتاب حادث کی شان میں یہ بھی نہیں تحریر کر سکتے۔ کَلَّآ اِنَّہٗ تَذْکِرَۃٌ ہ فَمَنْ شَاءَ ذَکَرَہٗ ہ

حافظِ شیرازی علیہ الرحمۃ کی یہ بین کرامت ہے کہ اس فقیرِ حقیر کے سیف خامہ کے ان زندیقوں کے خیالاتِ ملحدانہ کی گردنیں کٹوا دیں۔ فسبحان اللہ! حافظ علیہ الرحمۃ کی ان توجہ نے ان اشقیاء کو دریائے ذلت وخواری میں غرق کر دیا۔ صلحکلیوں کی پیشانیوں پر ان کی کذب بیانیوں کا ٹیکا لگا دیا۔ انھیں کی زبانوں سے انھیں ذلیل ورسوا کیا۔ فالحمدُ للہ ذی القوۃ المتین والصلوٰۃ والسلام علیٰ اشرف الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وحفاظ حزبہٖ وحشر یعتہٖ اجمعین آمین۔

کتبہ

۱۳۱۸ھ
ضیاء الدین

العبد المہین محمد ضیاء الدین المکنی۔
بابی المساکین السنی الحنفی القادری ابیلی بھیتی غفرلہٗ۔

تصدیق انیق شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام مظہر اعلیٰ حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی دام ظلہم العالی۔

۴۸۶
۹۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلم

وعلی ذویہ وصحبہٖ ابداً لدھور و کرما

حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے اپنے حبیب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو اپنا سراج منیر بنایا۔ اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ

نصب الفین وَالتوفیق من اللہ رب المشرقین والمغربین۔ اور مخاطبہ بھی صِرف مدّعیانِ اسلام بدمذہبوں مرتدوں سے ہے۔ جو فرقے اپنے آپ کو مسلمان ہی نہیں کہتے وہ قطعاً اس فتوائے مبارکہ کے مخاطب نہیں۔ خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اس فتوائے مبارکہ کی تصنیف واشاعت کو قبول فرمائیں۔ اور ہم سب سُنّی مسلمان بھائیوں بہنوں کو دین پر ثبات، حق پر استقامت گمراہوں پر سختی بدراہوں سے نفرت، معروف کی تاکید منکر پر شدت بخشیں۔ جو ہمارے اسلافِ کرام کی سیرت مرضیہ کا سچا نمونہ ہو اور اسلام کو قوت مسلمانوں کو شوکت عنایت کریں۔ اور دین و دنیا و آخرت کی سچی صلاح و فوز و فلاح سے نوازیں۔ آمین۔ عرض گزار ہم ہیں سب مسلمانانِ اہلسنت کے مذہبی خدمت گار۔

اراکین جماعت اہلسنّت پیلی بھیت

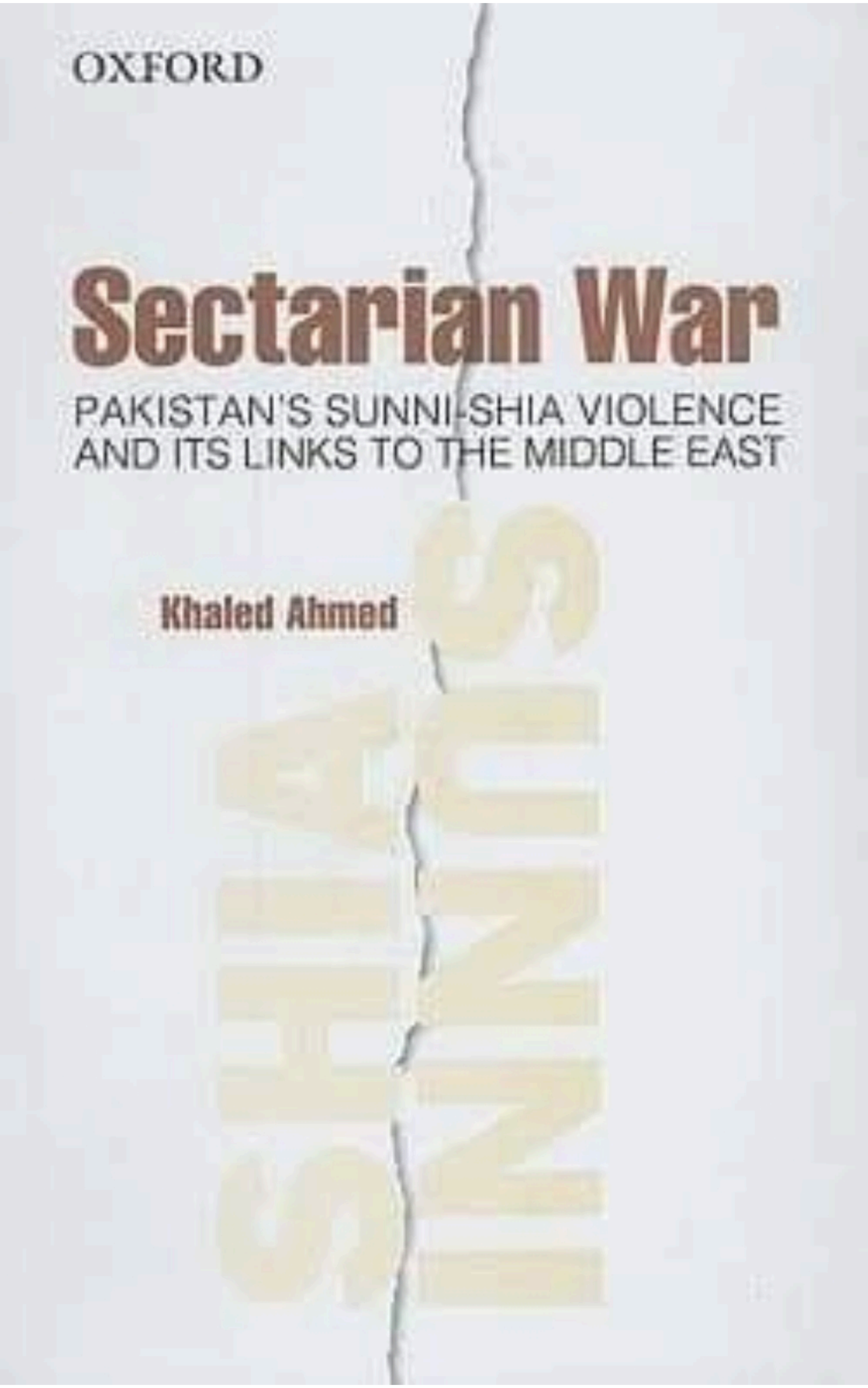
تصدیق انیق اسد السنۃ ضیغم الملۃ وصّاف الحبیب حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی ابوالظفر محب الرضا علامہ محمد محبوب علی خاں صاحب قادری رضوی مجددی لکھنوی زید مجدہم العالی۔

۲۸۹/۹۲

فقیر نے مبارک کتاب تجانبُ اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ کا بغور مطالعہ

لہ کہ جب وہ قرآن وحدیث پر ایمان کے مدعی ہیں تو قرآن عظیم و حدیث کریم ہی کے روشن بیانات صریحہ ارشادات کے مطابق جن احکام وخطابات کے وہ مستحق ہیں ان کے بیان و اظہار پر ان کو ناراض و مشتعل ہونے کا ہرگز کوئی حق نہیں۔

کیا۔ مصنف علام سلمہ ربہ السلام نے فتنہ پردازانِ زمانہ کا سچا مرقعہ پیش کردیا ہے۔ اس کتاب مبارک نے ہندوستان بھر کے تقریباً جملہ بدمذہبوں اور بے دینوں کی کیادیاں مکاریاں طشت از بام کردی ہیں اس مبارک کتاب میں لکھے ہوئے احکام شرعیہ پر عمل کرنے والوں کے لیے نور و نجات ہے۔ اور عناد کرنے والوں اور نہ ماننے والوں کے لئے ظلمت و ہلاکت ہے۔ اس کا ہر ایک مسئلہ حق و صحیح ہے۔ اس پر مسلمانوں کو عمل کرنا چاہیئے۔ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ اور اس کے مصنف مولانا ابوالطاہر سلمہ ربہ القادر مصیب و مصاب و صحیح اور اس کو حق و صحیح نہ ماننے والے قبیح و فضیح۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مولانا ممدوح ادامہم بالنصر والفتوح کو اسلام و مسلمین و مذہبِ اہلسنت و مسلمانانِ اہلسنت کی طرف سے دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ کہ انھوں نے اس شدید زمانۂ پرفتن میں کھلم کھلا حق ظاہر فرمایا۔ اور مسلمان کہلانے والے دشمنانِ اسلام کو جہنم کے بھڑکتے ہوئے انگاروں پر لٹایا۔ مسلمانانِ اہلسنت پر شرعاً فرض و لازم ہے کہ اسی کتاب مستطاب کے مطابق بصدق دل و خلوص قلب عمل پیرا رہیں اور جس قدر کمیٹیوں کانفرنسوں انجمنوں جمعیتوں جماعتوں فرقوں، جتھوں، سرخ پوشوں، نیلی پوشوں، باطل کوشوں حق پوشوں دین فروشوں کو اس کے خلاف دیکھیں۔ ان سب سے قطعاً علیحدہ و دور و نفور رہیں۔ جس مولوی یا واعظ یا مفتی یا پیر یا صوفی یا لیڈر یا لیکچرار کو اس کے خلاف پائیں اس کو اپنا مذہبی دشمن اور ایمانی رہزن تصور فرمائیں۔ اس کی صحبت کو آگ سمجھیں۔ اس کی محبت کو سم قاتل جانیں


OXFORD
Sectarian War
PAKISTAN'S SUNNI-SHIA VIOLENCE
AND ITS LINKS TO THE MIDDLE EAST
Khaled Ahmed
SHIA
SUNNI

WAS JINNAH A SHIA OR A SUNNI?

After 1947, Pakistan adopted the position of denying that the population of the country was divided between Shias and Sunnis, among others. The census that followed took account of Muslims and non-Muslims but ignored the sects: it was also an indirect pledge of the state that it would not discriminate on the basis of sect. The founder of the state, Mohammed Ali Jinnah, although himself a Twelver Shia after conversion from the Ismaili sect, was wont to describe himself in public as neither a Shia nor a Sunni. His stock answer to a query about his sect was: was Muhammad the Prophet a Shia or a Sunni? Yet when he died in 1948, it was necessary for his sister Miss Fatima Jinnah to declare him a Shia in order to inherit his property as per Jinnah's will. (Sunni law partially rejects the will while Shia law does not.) She filed an affidavit, jointly signed with the Prime Minister of Pakistan, Liaquat Ali Khan, at the Sindh High Court, describing Jinnah as 'Shia Khoja Mohamedan' and praying that his will may be disposed of under Shia inheritance law. The court accepted the petition. But on 6 February 1968, after Miss Jinnah's demise the previous year, her sister Shirin Bai, moved an application at the High Court claiming Miss Jinnah's property under the Shia inheritance law on the ground that the deceased was a Shia.

Given the prestige of Miss Jinnah, she was allowed to dispose of all the property of her brother (as a Sunni she would have title to only one-half) and continued to do so till her death. After her death her sister Shirin Bai arrived in Karachi from Bombay, converted from Ismailism to Twelver Shiism, and laid claim to Jinnah's property. It is at this point that the rest of Jinnah's clan, still following the Ismaili faith, decided to challenge the authenticity of Jinnah's Shia faith. The High Court, which had earlier accepted Miss Jinnah's petition, now balked at the prospect of declaring the Father of the Nation a Shia. Needless to say, the case is still pending in Karachi. But Miss Jinnah's conduct showed that she was an observing Shia and took her brother's conversion to Twelver Shiism seriously. Why had Jinnah converted? It develops that he did it on

his secular principle of freedom of religion. According to court's witness, Syed Sharifuddin Pirzada, Jinnah broke from the Ismaili faith in 1901 after his two sisters, Rehmat Bai and Maryam Bai, were married into Sunni Muslim families. It appears that this happened because the Ismaili community objected to these marriages. It also appears that the conversion to Isna-Ashari (Twelver) Shiism happened in Jinnah's immediate family, and not in the families of his two paternal uncles, Walji and Nathoo.

The court proceedings bear evidence of the last rites observed by Miss Jinnah immediately after her brother's death. Witness Syed Anisul Hasnain, a Shia scholar, deposed that he had arranged the *ghusl* (last bath) of Jinnah on the instructions of Miss Jinnah. He led his *namaz-e-janaza* (funeral prayer) in a room of the Governor-General's House at which such Shia luminaries as Yusuf Haroon, Hashim Raza and Aftab Hatim Alavi were present, while Liaquat Ali Khan, a Sunni, waited outside the room. After the Shia ritual, the body was handed over to the state, and Maulana Shabbir Ahmad Usmani, a breakaway *alim* of the Deobandi school of thought who supported Jinnah's Pakistan Movement but had recently apostatised the Shias, led his *janaza* (funeral) according to the Sunni ritual at the ground where a grand mausoleum was later constructed. Other witnesses confirmed that after the demise of Miss Fatima Jinnah, *alam* and *panja* (two Shia symbols) were discovered at Mohatta Palace, her residence.

Witnesses appearing at the Sindh High Court in 1968 to affirm Jinnah's sect were Mr I.H. Ispahani, a family friend of Jinnah and his honorary secretary in 1936, and Mr Matloobul Hassan Syed, the Quaid's private secretary from 1940 to 1944. Mr Ispahani revealed that Jinnah had himself told him in 1936 that he and his family had converted to Shiism after his return from England in 1894. He said that Jinnah had married Ruttie Bai, the daughter of a Parsi businessman according to the Shia ritual during which she was represented by a Shia scholar of Bombay, and Jinnah was represented by his Shia friend, Raja Sahib of Mahmudabad. (Raja Sahib was a close friend of Jinnah but differed completely from him in his belief. He was a devout follower of the Twelver Shia

رتی جناح

قائداعظم کی رفیقہ حیات



خواجہ رضی حیدر

جوڑے میں جو ان کے بدن پر تھا گھر سے نکل کھڑی ہوئیں۔

محمد علی جناح کے لئے جو پیشے اور طبیعت دونوں کے اعتبار سے قانون کی بالادستی کے قائل تھے رتی پیٹ کا یہ اقدام اگرچہ پریشان کن تھا لیکن اس لمحہ مصلحتوں اور اندیشوں کی گرد کو محبتوں کی تند و تیز آندھی اڑالے گئی۔ محمد علی جناح فوری طور پر چند دوستوں کے مشورے سے جن میں عمر سوبانی سرفہرست تھے رتی پیٹ کو بمبئی کی جامع مسجد لے گئے۔ جہاں رتی نے ۱۸ اپریل ۱۹۱۸ء کو مولانا نذیر احمد جنیدی کے دست حق پرست پر اسلام قبول کرلیا۔(۲) رتی پیٹ کا اسلامی نام مریم بائی رکھا گیا۔ (۳)

دوسرے دن ہندوستان کے تقریباً تمام اہم اخبارات نے یہ خبر شائع کی کہ سر ڈنشا پیٹ کی اکلوتی صاحبزادی مس رتی پیٹ نے گزشتہ روز اسلام قبول کرلیا اور آج ان کی شادی آنریبل ایم اے جناح سے ہوگی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ رتی نے جمعرات کے دن اسلام قبول کیا۔ اس دن ہجری سن کے مطابق رجب المرجب کی چھ تاریخ تھی جو خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے عرس کی تاریخ ہے۔ اس تاریخ کو پہلے عمر سوبانی اور بعد میں محمد علی نیاز پابندی کے ساتھ محمد علی جناح کے یہاں "خواجہ کی نیاز" بھیجا کرتے تھے۔ ۱۹ اپریل ۱۹۱۸ء بروز جمعہ صبح ۹ بجے قائد اعظم کی کوٹھی پر ہی رتی اور محمد علی جناح اسلامی طریقے کی مطابق رشتہ ازدواج میں منسلک ہوگئے (۴)۔

محمد علی جناح اور رتن بائی کا نکاح فقہ جعفریہ کے مطابق ہوا۔ رتن بائی کی طرف سے مولانا محمد حسن نجفی اور محمد علی جناح کی طرف سے شریعت مدار آقائے حاجی محمد عبدالہاشم نجفی نے نکاح

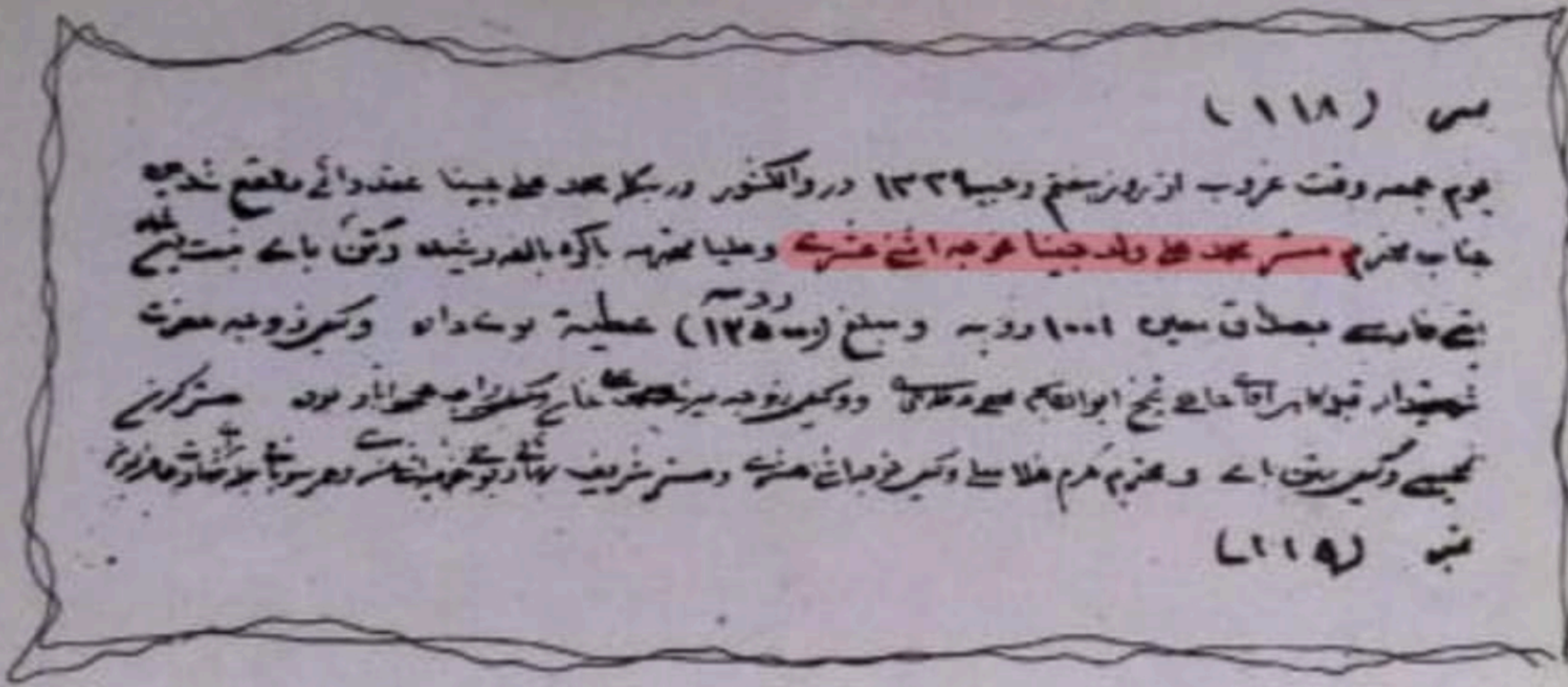
نامے پر دستخط کیے جب کہ گواہان اور وکلاء میں شریف دیوجی کانجی، عمر سوبانی، راجہ محمد علی محمد خاں آف محمود آباد اور غلام علی شامل تھے۔ اگلے دن پھر اخبار نے رتی اور جناح کی شادی کے حوالے سے خبریں شائع کیں۔ لاہور کے اردو اخبار "روزنامہ پیسہ" نے ۲۱ اپریل ۱۹۱۸ء کی اشاعت میں۔ "مسٹر جناح کی شادی" کے عنوان سے خبر شائع کی۔ اس نے لکھا "۱۸ اپریل کو بمبئی کے مشہور پارسی بیرونٹ سر ڈنشا کی دختر رتی بائی نے اسلام قبول کر لیا۔ ۱۹ اپریل کو ان کی شادی مشہور بیرسٹر آنریبل محمد علی جناح سے ہو گئی"۔ -(۵)

شریف الدین پیرزادہ نے لکھا ہے کہ "نکاح کے رجسٹر میں اندراج نمبر ۱۱۸ کے تحت اس واقعے کا تذکرہ موجود ہے۔ (۶)۔

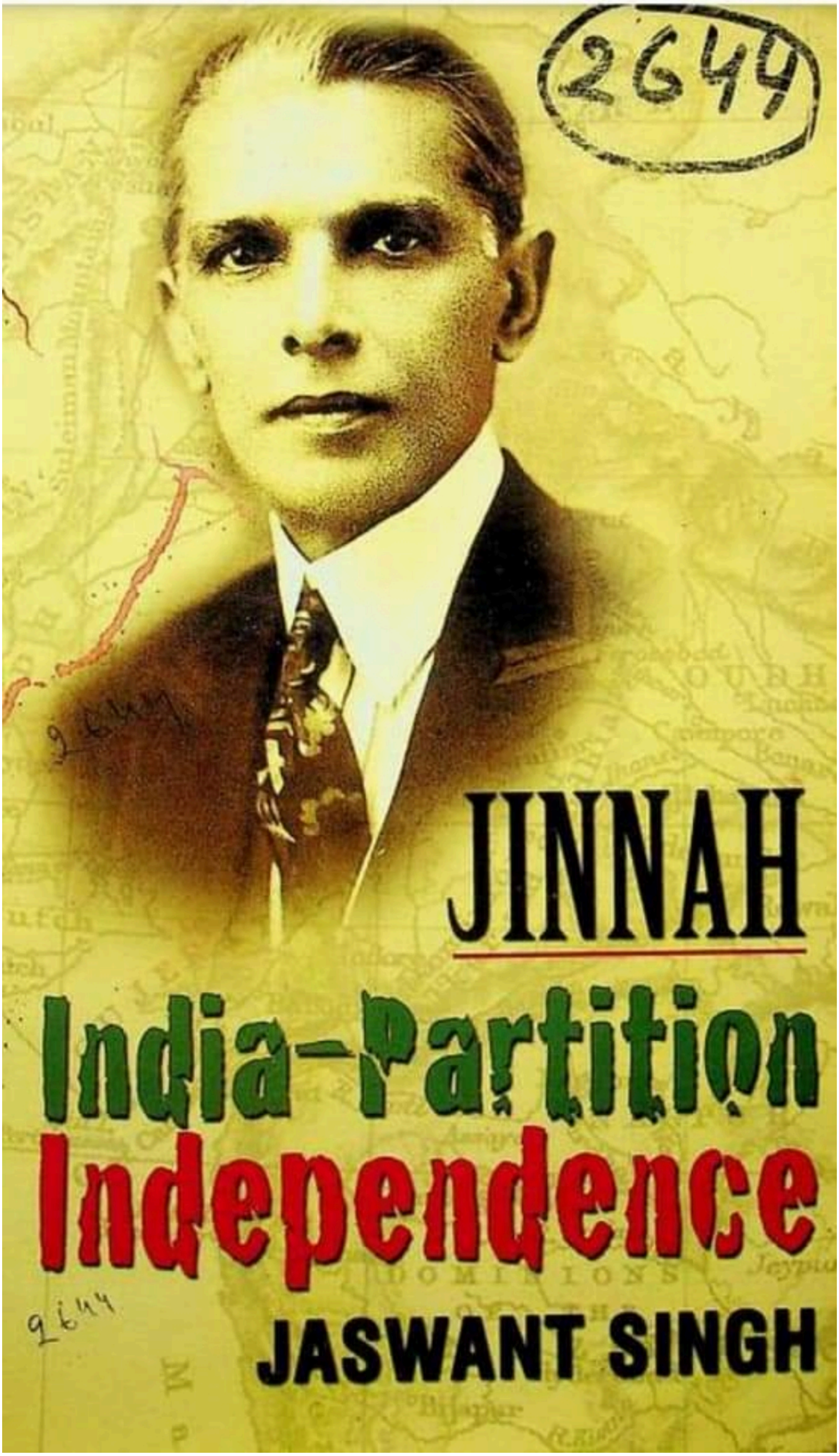
نکاح نامہ فارسی میں تحریر کیا گیا تھا۔ جس کی عبارت یوں تھی۔

"یوم جمعہ وقت غروب از روز ہفتم رجب ۱۳۳۶ھ وا کشور در بنگلہ محمد علی جینا عقد دائمی واقع شدیم، جناب محترم مسٹر محمد علی جناح ولد جینا خوجہ اثناء عشری و علیا محترمہ باکرہ بالغہ رشیدہ رتن بائی بنت ڈین شاہ پیٹٹ فارسی مصداق معین ۱۰۰۱ روپیہ و مبلغ (۱۲۵۰۰۰) روپیہ عطیہ بوئی دادہ، وکیل زوجہ حضرت شریعت مدار قبلہ آقائے حاجی شیخ ابوالقاسم نجفی مدظلہ العالے و وکیل زوجہ محمد علی خاں راجہ محمود آباد بود، وکیل زوجہ رتن بائی و محترم مکرم غلام علی خوجہ اثناء عشری و مسٹر شریف بھائی دیوجی خوجہ اثنا عشری و عمر سوبانی جملہ برائے شہادت

ضمیمہ ۲


ص (۱۱۸)
یوم جمعہ وقت غروب از روز ششم رجب ۱۳۳۶ در ... در بنگلہ محمد علی جینا عقد دائمی منعقد شد چہ
جناب مکرم مسٹر محمد علی ولد جینا پونجا اثنا عشری و عطیا مخدرہ باکرہ بالغہ رشیدہ دختر ... بنت ...
... بمصداق مہر ۱۰۰۱ روپیہ و مبلغ (۱۲۵۰۰۰) عطیہ بودہ داد و کیل زوجہ حضرت
... آقا حاجی شیخ ابوالقاسم ... و وکیل زوجہ ... بودہ مسٹر ...
... و ... و مسٹر شریف ... [illegible]
نمبر (۱۱۹)

قائداعظم کے نکاح نامے کا عکس


2644
JINNAH
India-Partition
Independence
JASWANT SINGH

to be congratulated on the appointment of Mr. Mohamed Ali Jinnah to be the Third Presidency Magistrate of Bombay. He is the son of Mr. Jenabhai, who is one of the old (sic) and most respected merchants of Karachi. Mr. Mohamed Ali Jinnah passed the Bar examination when he was quite young, and was, on his return, enrolled as an Advocate of the Bombay High Court'. Jinnah, at this time, was only twenty-four years old.

Jinnah's great dedication and interest in law was marked by irreproachable integrity. He was for sometime in the Chambers of Sir George Lowndes, who later became the law member of the Viceroy's Executive Council, and later still a member of the Privy Council. 'Lowndes, a very clear and a lucid mind, had an extremely forceful and impressive manner of advocacy. When Jinnah was reading in his Chamber, Lowndes' opinion was sought (about) some speech that Tilak had delivered. There was going to be a conference on this prior to which Lowndes asked of Jinnah "whether he had read the brief, and what he thought of it". Jinnah responded that "he had not touched the brief, and would not look at it, as he wanted to keep himself free to criticise the Government for prosecuting a great patriot like Tilak"'.[13]

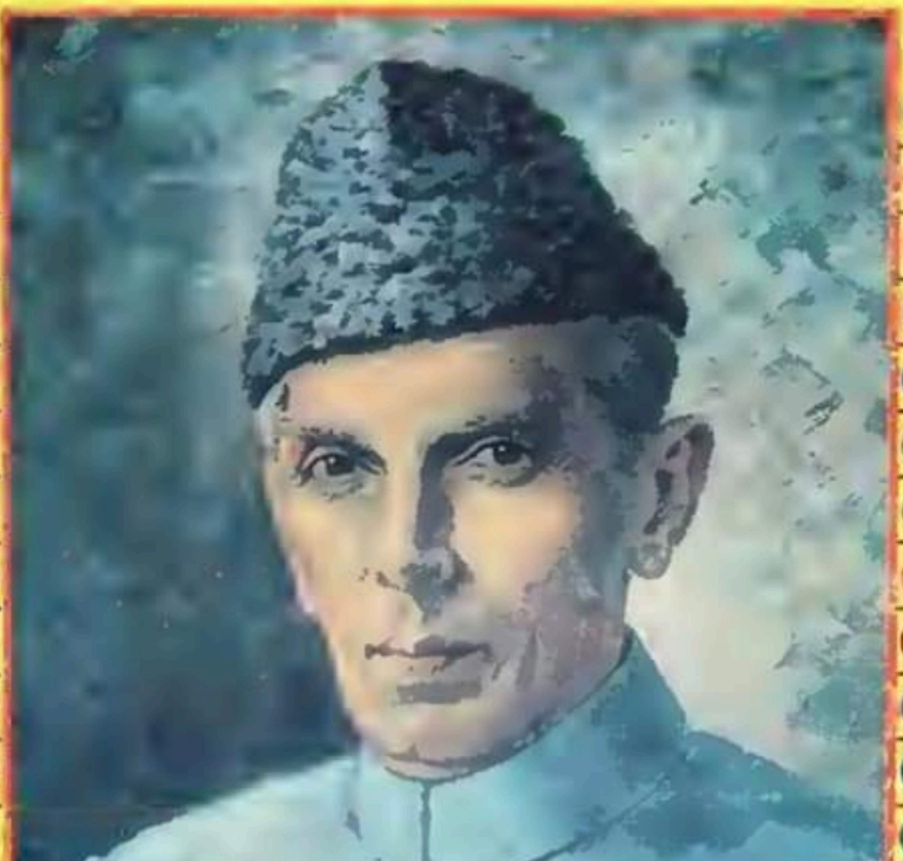
Mohammed Ali Jinnah's reputation as a lawyer in Bombay had become formidable by then. After being interrupted during a hearing thrice by the judge who said 'rubbish' on each occasion, Jinnah said, 'Nothing but rubbish has passed from Your Lordship's mouth throughout the day.'[14] Jinnah had commenced legal practice when racial prejudice and discrimination against Indians in the bar was widely in evidence, but very soon, only on the strength of his capability in conducting cases, he won a handsome practice. To achieve this in the company of eminent lawyers of those times was a testimonial to his abilities as an advocate, to his determination and his character.

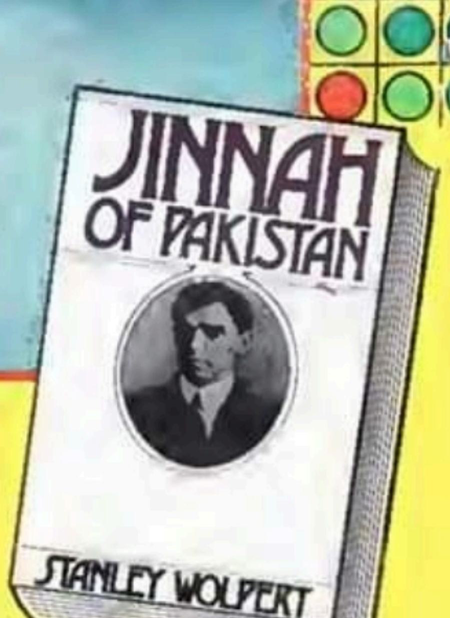
The Khojas, it is recognised are converts from the Hindu Lohana[15] caste. Jinnah belonged to the Ithna Ashari sect of the Shia,[16] Khoja Muslim

ماہنامہ لاہور

قومی ڈائجسٹ

بین الاقوامی شہرت یافتہ مصنف
سٹینلے والپرٹ کی معرکہ آرا تصنیف





جناح آف پاکستان

مکمل اردو ترجمہ — پہلی بار

قیمت ۲۵ روپے
۱۲ ریال

بھائی بمبئی کے رتن گیری ساحل پر منتقل ہو گئے' جہاں انہوں نے زندگی کے آخری ایام تنہائی اور کسمپرسی کے عالم میں گزارے۔ سات بہن بھائیوں میں سے جناح نے اکیلی فاطمہ کے ساتھ قریبی اور پائیدار تعلق قائم کیا' جس نے بھائی کی گرانقدر مدد کی بدولت باندرا کانوینٹ سکول میں بورڈنگ طالبہ کی حیثیت سے داخلہ لے لیا تھا۔ ان دنوں ہندوستان بھر میں مشن اسکول پرائمری اور ثانوی تعلیم کے بہترین مراکز تھے۔ شاندار ابتدائی تعلیم کی بنا پر فاطمہ کو کلکتہ یونیورسٹی جیسے انتہائی سخت مقابلے والے تعلیمی ادارہ میں داخلہ مل گیا' جہاں انہوں نے ڈینٹل سکول میں ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کی۔

جناح اتوار کے اتوار اپنی پیاری بہن سے ملنے جاتے۔ اسے بگھی میں بٹھا کر بمبئی کے اردگرد کی سیر کراتے' جو بھائی کی طرح اس کا بھی پسندیدہ مشغلہ تھا۔ بھائی کی طرح لمبا قد اور چھریرا جسم' وضع قطع میں وہ ہو بہو مسٹر جناح کی دلکش تصویر لگتی ۔ اسی کی طرح شریفانہ' بلند پیشانی' گال کی ہڈیاں اسی طرح ابھری ہوئیں' اسی طرح چمکدار بڑی بڑی اور گہری آنکھیں' اور بال جو ابتداء میں بڑے گرم اور کالے سیاہ تھے' بعد میں سرد مہری سے بالکل سفید ہو گئے تھے۔

مذہب نے جناح کی زندگی میں کبھی بھی اہم کردار ادا نہیں کیا' اگرچہ اس کی سیاسی اہمیت اپنی جگہ تھی۔ انہوں نے آغا خاں کی سات اماموں کو ماننے والی خوجہ برادری سے بلوغت کے مرحلے میں ترک تعلق کر لیا تھا اور بارہ اماموں کے پیروکار اثنا عشری فرقہ میں شامل ہو گئے' جو کسی زندہ امام کے قائل ہیں۔ بمبئی میں جناح کے پسندیدہ دوستوں میں سے ایک جسٹس بدرالدین طیب جی مسلمانوں میں سے ہائیکورٹ کے پہلے جج اور کانگرس کے تیسرے صدر' اثنا عشری تھے' طیب جی' جناح کی طرح سیکولر لبرل جدیدیت پسند تھے' جنہوں نے مدراس کانگرس کے اجلاس میں صدارتی خطبہ دیتے ہوئے کہا: "میں یہ بات سمجھنے سے قطعاً قاصر ہوں کہ مسلمان دوسری نسلوں اور مذہبوں سے تعلق رکھنے والے ہم وطنوں کے ساتھ سب کی بھلائی کے لئے شانہ بشانہ کیوں کام نہیں کر سکتے۔ یہ ایک ایسا اصول ہے جس پر ہم بمبئی پریذیڈنسی میں ہمیشہ سے عمل پیرا ہیں"۔ جناح کے دوسرے قریب ترین دوست پارسی' ہندو اور عیسائی تھے۔ ان میں سے کوئی بھی اپنے مذہب کے ساتھ اتنا سنجیدہ نہیں تھا' جتنا وہ انگریزی قانون اور ہندوستانی قوم پرستی پر یقین رکھتا تھا۔

علی گڑھ تحریک

برطانوی ہند کی ایک چوتھائی آبادی کے اکثر رہنما' جو اسلام کے پیروکار تھے' یا تو کٹر بنیاد پرست (سنی) تھے جو قرآن اور سنت نبوی' کو اپنے صحیح روزمرہ طرز عمل کے دو اہم ماخذ سمجھتے تھے یا سید احمد خاں کے جدت پسند پیرو تھے' جو کانگرس کے اس دعوٰی کو کہ وہ متحدہ ہندوستان کی قومی تحریک ہے' اتنی ہی شدت سے رد کرتے تھے جتنی شدت سے وہ علماء کے معصوم عن الخطاء ہونے کے مخالف تھے۔ ۱۸۷۵ء میں یعنی کانگرس کے قیام سے ۱۰ سال پیشتر' سرسید نے' علی گڑھ جو دہلی سے قریباً ۸۰ میل کے فاصلے پر جنوب مشرق میں واقع ہے' اپنے اثر آفریں محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کی بنیاد رکھی' جسے آکسفورڈ کے رہائشی اور ٹیوٹوریل کالج نمونے پر چلایا گیا۔ یہاں متمول مسلمان گھرانوں کے بچوں کو مغربی سائنس' فلسفہ اور اخلاقیات کے علاوہ برطانوی سامراج اور اسلام دونوں سے

فتاویٰ مفتی محمود

جلد سوم

فقیہ ملت مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان۔

اب امام اہل سنت سے معافی مانگتے ہیں لیکن ابھی معافی وغیرہ کوئی نہیں دی گئی ہے کیونکہ بغیر پورا معلوم ہونے کے یا سند کے ہونے کے ہم لوگ معاف نہیں کرتے ہیں اس لیے آپ کے پاس لکھا جارہا ہے۔ آپ کے فتویٰ کے موافق کام ہوگا۔ فقط اہل سنت والجماعت کرم پور کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ

﴿ج﴾

شیعہ کی نماز جنازہ پڑھانا جائز نہیں آج کل کے شیعہ حضرات شیخین وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سب بکنا ثواب خیال کرتے ہیں۔ اور حضرت عائشہؓ کے متعلق افتراء باندھتے ہیں۔ اس لیے ان کے کفر پر ائمہ کا اتفاق ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی برات قرآن میں منصوص ہے۔ اس لیے افک کا قائل ہونا قرآن کریم کی آیات کا انکار ہے۔ جو بالاتفاق کفر ہے۔ ایسے شخص کو جو امامت جنازہ کراتا ہے توبہ کرنا لازم ہے۔ اگر توبہ کرلے اور یقین ہو جاوے کہ وہ دل سے تائب ہوا ہے۔ تو اس کی توبہ مقبول ہے۔ انما التوبة علی اللہ للذین یعملون السوء بجھالة ثم یتوبون من قریب الآیة۔ اسی طرح باقی شرکا بھی توبہ کرلیں۔ باقی شیعہ صاحبان کے ساتھ مودت دوستی نہیں رکھنی چاہیے۔ صحابہ کرام اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے دشمنوں کے ساتھ کیا دوستی ہوسکتی ہے۔ واللہ اعلم

اثنا عشری شیعہ کا جنازہ پڑھانے والے کی امامت کا حکم

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے ایک شیعہ اثنا عشری کا جنازہ پڑھایا ہے۔ اور اس بارے میں حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کا فعل بطور دلیل پیش کرتا ہے۔ کہ حضرت مولانا نے محمد علی جناح بانی پاکستان کا جنازہ پڑھایا تھا۔ جو کہ ایک شیعہ تھا۔ جس شخص کا زید کہتا ہے کہ میں نے جنازہ پڑھایا ہے۔ اس کا اور مسٹر جناح کا ایک عقیدہ ہے۔ تو اگر جناح کے جنازہ پڑھانے سے حضرت مولانا پر کوئی جرم از روئے شرع وارد نہیں ہوتا۔ تو میرے پر بھی کوئی جرم نہیں۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید کا حضرت مولانا کے فعل سے دلیل پکڑنا صحیح ہے یا نہیں۔ اور زید کا شیعہ اثنا عشری کا جنازہ پڑھانا از روئے شرع جرم ہے۔ یا نہیں اور کس قسم کا جرم ہے۔ کیا اس قسم کے جرم سے زید کی امامت میں کوئی فرق آتا ہے۔ اگر زید کسی مسجد کا امام ہو تو اس کی اقتداء میں نماز کیسی ہے۔ بلا کراہت درست ہے۔ یا کوئی کراہت ہے اور کراہت کس قسم کی ہے۔ زید مذکور نے عمر سے ایک زمین خریدی ہے۔ جو عمر کی ہندوستان میں مرہونہ تھی۔ اب انقلاب کے بعد وہ زمین عمر کو مل گئی ہے۔ اس لیے کہ وہاں اسی کے نام پر وہ زمین تھی۔ کاغذات میں عمر کے نام تھی۔ اس لیے اب اسے مل گئی ہے۔ اور اس نے زید کو بیع کردی ہے۔

زید اس کے جواز کے لیے یہ پیش کرتا ہے کہ حکومت نے رہن وغیرہ اب ختم کردی - اب کوئی رہن وغیرہ نہیں ہے۔ تو اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس زمین مذکورہ کی بیع شرعاً درست ہے یا نہیں اور حکومت کے قانون سے کوئی صورت جواز بیع کی ہو سکتی ہے۔ یا نہیں اور زید اگر امام ہے تو ایسے افعال کے ہوتے ہوئے اس کی امامت درست ہے یا نہیں۔ ان اشیاء سے زید کا فسق ثابت ہوتا ہے یا نہیں (۳) تعریف فاسق از روئے فقہ حنفی اور امامت فاسق کا کیا حکم ہے۔ بحوالہ کتب مفصل تحریر فرماویں۔ (۴) شیعہ اثنا عشری خارج از اسلام ہے۔ یا نہیں۔ بحوالہ کتب تمام مسائل تحریر فرماویں۔

﴿ج﴾

تنبیہ الولاۃ الحکام علی احکام شاتم خیر الانام لمولانا محمد امین الشہیر بابن عابدین الشامیؒ صفحہ ۲۶۷ میں ہے۔ واما من سب احدا من الصحابة فهو فاسق ومبتدع بالاجماع الااذا اعتقد انه مباح اویترتب علیه الثواب کما علیه بعض الشیعه او اعتقد کفر الصحابة فانه کافر بالاجماع. موجودہ وقت میں پاکستان کے شیعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سب کو حلال موجب ثواب سمجھتے ہیں اس لیے یہ اسلام سے خارج ہیں۔ ان کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ پیش امام مذکور دینی غیرت سے محروم ہے۔ ایسے شخص کی امامت جائز نہیں۔ اسے معزول کر دینا واجب ہے۔ حضرت مولانا شبیر احمدؒ صاحب مرحوم کے فعل سے استدلال صحیح نہیں۔ وہ اپنے فعل کے خود ذمہ دار ہیں۔ ان کا فعل شرعی حجت نہیں (۲) جو زمین اس نے فروخت کر دی ہے۔ اس کا فروخت کرنا جائز ہے۔ رہن میں جب مرتہن کا قبضہ نہ رہا تو مرتہن کے ضمان سے زمین مرہونہ نکل گئی۔ اور اب اس کو فروخت کرنا بلا شبہ صحیح ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ وہ راہن اس سابق مرتہن کو اس کی رقم ادا کر دے۔ وہ رقم اس مرتہن کی اس کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اگر وہ ادا کرنے سے انکاری ہے تو مجرم ہے۔ اس کی زمین سے جو اس مرتہن نے نفع اٹھایا ہے۔ وہ اگرچہ اس کے لیے ناجائز تھا۔ لیکن اس نفع کے بدلہ میں اس کا دین ساقط نہیں ہوتا۔ منافع الغصب لاتضمن فقہاء کا مشہور قاعدہ ہے۔ کہ رہن فاسد میں (جو مروج) ہے۔ اراضی مرہونہ حکم اراضی مغصوبہ میں ہوتی ہے۔ فاسق مرتکب کبیرہ کو کہتے ہیں۔ اسی طرح اگر صغیرہ کے ارتکاب پر مصر ہو وہ بھی فاسق ہوتا ہے شامی مطبوعہ ایچ ایم سعید ص ۴۷۳ ج ۵ میں ہے۔ العدل من یجتنب الکبائر کلها حتی لو ارتکب کبیرة تسقط عدالته وفی الصغائر العبرة للغلبة او الاصرار علی الصغیرة فتصیر کبیرة ۔بعض نے یہ تعریف کی ہے۔ جس کے سیئات حسنات پر غالب ہوں۔ فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ منح الخالق علی البحر الرائق للشامی صفحہ ۳۴۹ ج ۱ میں ہے۔ قال الرملی فی شرح منیة المصلی ذکر الحلبی ان کراهة تقدیم الفاسق والمبتدع کراهة التحریم. الخ

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کے زیرِ نگرانی
دلائل کی تخریج و حوالہ جات اور کمپیوٹر کتابت کیساتھ

کِفَایَتُ المُفتِی

مُدَلّل، مُکَمّل

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی
محمد کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ

جلد نہم

کتاب الحظر والاباحۃ
کتاب السیاسیات

دارالاشاعت اردو بازار کراچی
فون: 021-2213768

(جواب ۵۳۹) (۱) مسٹر جناح ایک شیعہ قبیلے کے آدمی ہیں شیعوں کے بعض فرقے تو اسلام میں داخل سمجھے جاتے ہیں مگر گمراہ قرار دیئے جاتے ہیں اور بعض فرقے اسلام سے خارج ہیں وہ صرف مسلمانوں کے فرقوں میں داخل ہونے کی وجہ سے مسلمان سمجھے جاتے ہیں ورنہ حقیقۃً مسلمانوں کے نزدیک ان کا اسلام معتبر نہیں مسٹر جناح کے حقیقی عقائد ہمیں معلوم نہیں اس لئے ان کے متعلق صحیح مذہبی حکم ہم نہیں دے سکتے کہ وہ ان دونوں میں سے کس میں داخل ہیں (۲) آپ کو جمعیۃ علمائے ہند کا ساتھ دینا چاہئے۔ (۳) کافروں کا ساتھ دینا تو جب ہو کہ ان کے کفر میں انکی موافقت کی جائے مسلمان تو ہندوستان میں اپنی آزادی اور اپنے مذہب کی برتری چاہتے ہیں اور مخالفین (یعنی انگریزوں) سے وطن کو آزاد کرانا پسند کرتے ہیں اس میں کانگریس ان کی ہم خیال ہے اس لئے وہ کانگریس کے ساتھ مل کر کام کر سکتے ہیں (۴) جمعیۃ العلماء حتی الامکان متشرع آدمیوں کو چنے گی اور جہاں متشرع آدمی نہ مل سکیں گے وہاں ایسے غیر متشرع کو منظور کرے گی جو اصول سے متفق ہو اور جمعیۃ کے مقصد کے موافق کام کرنے کا وعدہ کرے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ' دہلی

(۱) محمد علی جناح اور سر آغاخان کی قیادت تسلیم کرنا
(۲) محمد علی جناح علی برادران اور سر آغاخان کی قیادت تسلیم کرنا
(۳) مشرکین کے ساتھ جہاد آزادی میں اشتراک عمل

(سوال) (۱) طبقہ انگریزی خواں مثلاً محمد علی جناح یا سر آغاخاں جو صورۃ اور سیرۃ غیر مذہبی ہیں مذہب اسلام اور اہل سنت اور اہل مذہب سے مستغنی ہیں نہ ان کی زندگی مذہبی ہے نہ ان بیچاروں نے مذہبی ہونے یا مذہبی قیادت کا دعویٰ کیا ہے مگر وہ بیرسٹر ہیں سیاست اور قانون کے ماہر ہیں اور سیاسی قیادت کے مدعی اور خواہش مند ہیں پھر سیاست بھی اس قسم کی جو یورپین اقوام کی ہے اسلامی سیاست سے نہ وہ واقف ہیں نہ مدعی مگر کلمہ گو ہیں اور مسلمان ہونے کے مدعی ہیں کیا ایسے اشخاص مسلمانوں کے سیاسی امام ہو سکتے ہیں اور ان کی زیر قیادت باوجود نصب العین جہاد آزادی اور لائحہ عمل کے اختلاف کے قومی اور ملکی خدمات انجام دینے کے لئے جہاد آزادی میں اشتراک عمل جائز ہے یا نہیں اگر ناجائز اور معصیت ہے تو اس کے مرتکب پر کیا حکم صادر ہو گا۔ مطلق قیادت یا مقید قیادت میں حکم یکساں رہے گا یا مختلف؟

(۲) وہ لوگ جو آزادی ہند کی تحریکات میں اخلاص اور للّٰہیت کے ساتھ میدان عمل میں کود پڑے تھے اور تحریک خلافت میں علی برادران یا مسلم کانفرنس میں سر آغاخان کی زیر قیادت شریک ہو گئے تھے یا محمد علی جناح کے صورۃً و سیرۃً غیر مذہبی ہونے کے باوجود انکے زیر قیادت قومی اور ملکی خدمات سرانجام دینے کے لئے تیار ہو گئے تھے ان کا فعل شرعاً کیسا تھا؟

(۳) غیر مسلم کی قیادت میں ان کے ساتھ جہاد آزادی جب کہ حکم شرک غالب ہو گیا ہے اگر اس کے

Mohammed Ali Jinnah
A Khoja Shia Isna Asheri Luminary



Excerpt Reprinted From

The Endangered Species
An Account of the Journey of Faith by the Khoja Shia Ithna-Asheri Community

BY
Hassan Ali M Jaffer

Pakistan shared a single mother tongue, Gujarati, though that never helped their brilliant offspring to communicate."[6]

In *Moslems on the March*, F.W. Frenau comments that the family of Jinnah "was not of the Sunnite persuasion of the majority of the Indian Moslems, but belonged to the sect of Khojahs. This is one of the countless offshoots of the Shia. It is something like a cast, in so far as one can only become Khojah by birth. Most of the Khojahs are followers of the Aga Khan. Jinnah was a believing Moslem, but by no means was a fanatic; or he would not have married a Parsee lady."[7]

M. A. H. Isphahani, a close associate of Jinnah who later became the first Pakistani Ambassador to the United States writes in *Quaid-E-Azam Jinnah as I knew him*: "In the course of one of our many intimate conversations, the *Quaid-E-Azam* told me that he was an Ismaili Khoja by birth, and when he was twenty-one, decided to quit the ranks of the Ismailis and join the Ithna Asheri fold. This he did and before long, he converted his family too. He was convinced that the faith built up by the first and second Aga Khan and thereafter by the third Aga Khan, Sir Sultan Mohamed Shah, the present Aga Khan was so unnecessary that he tried to persuade the Aga Khan himself to abandon his headship of the Ismailis and to join the ranks of the Ithna Asheri, to which sect most members of the Aga Khan's own family belonged." [8]

The nationalist in Jinnah did not approve of the Aga Khan's role in Indian politics. The Aga Khan has also admitted that they "never saw eye to eye." In his political autobiography, Ayub Khan has recorded the views expressed by the Aga Khan on Jinnah.

References

[1] Akber S. Ahmed in: Jinnah – *Pakistan and Islamic Identity– The search for a Saladin*; Ch.1, P.134. Published in 1997 by Routlege, 11 New Fetter Lane, London, EC4P 4EE.

Similar assessment with more insightful details are given by Lawrence James in *Raj – The Making and unmaking of British India*; p.611. An Abacus Book published in 1997 by Little, Brown and Company (U.K.).

[2] ibid; P.207

[3] Mr. Winkelman had for many years served as Netherlands Consul in Mombasa. He was transferred to Delhi in 1946 and became the first Netherlands Ambassador to India in 1947. Mr. and Mrs. Winkelman had retired to Australia and periodically would visit East Africa on holidays. Old family friends, from the days of their sojourn in Mombasa, the Winkelmans maintained contacts with our family members in Zanzibar, Arusha and Mombasa. The discussion reported took place in Mombasa around 1967.

[4] Hatim Alavi, 1898-1976, Mayor of Karachi – 1938-39. In 1946 Jinnah appointed him as a member of the proposed Pakistan Planning Commission. Later, he served as a Director of the State Bank of Pakistan and as a Pakistani delegate to various U.N. forums.

[5] Stanley Wolpert: *Jinnah of Pakistan*, P. 18. Badruddin Tayabji, though a Shia, as the name suggests, was in fact a Dawoodi Bohra.

[6] Stanley Wolpert: *Jinnah of Pakistan*, P. 4

[7] F. Frenau; P. 201.

[8] M. A. H. Ispahani: in *Qaide-e-Azam Jinnah As I Knew Him*; 3rd edition - 1976 – A Centenary presentation, published by Royal Book Company, Karachi, P.117.

[9] *Friends Not Master – A Political autobiography*, by Mohammad Ayub Khan, President of Pakistan, P. 193; Oxford University Press. 1967

[10] Akber S. Ahmed writing in: *Jinnah – Pakistan and Islamic Identity– The search for a Saladin;* Ch. 1, P.4.1997, Routlege, London.

[11] ibid; P. 195

[12] Ahmadi faith is associated with Mirza Gulam Ahmed (1835-1908), who in 1876 claimed that he had received a revelation and that though Prophet Muhammad (PBUH) was the seal of the Prophets, he was the promised Messiah and Prophet without a book and law giving authority to continue the mission of Islam. Most Ahamadis observe routine rituals of Sunni Islam to a large extent, though minority group among Ahamadis consider Mirza Gulam Ahmad as a God sent reformer and not a Prophet. "According to a great majority of Muslims, Mirza Gulm Ahmad's declarations were contrary to the basic precepts of Islam." Abbas Farhat Abbas from: *Pakistan's Drift into Extremism. Allah, the Army, and Americas War on Terror*;" An East Gate Book, 2005, M. E. Sharpe, P. 244, Note No.15.

مفتی اعظم
کی
استقامت و کرامت

مصنف

مفتی محمد عابد حسین مصباحی نوری قادری



ناشر: رضا اکیڈمی

سکے۔ کیونکہ ان کے لاکھوں مریدین سے مقابلہ کرنا آسان نہ تھا۔اسی وقت یہ بات لوگ حضور مفتی اعظم اور محدث اعظم قدس سرہما کی بارگاہ میں پیش کرنے ان کی قیامگاہ تک پہنچے حضرت مفتی اعظم نے بلاخوف وخطر فرمایا۔''ٹھیک ہے،اگر شریعت کی بات ہے تو ابھی چل کر حضرت پیر صاحب زید مجدہ سے دریافت کرلیا جائے۔اگر ہنگامہ ہوگا تو سمجھا جائے گا۔ چنانچہ یہ دونوں بزرگ فوراً اسٹیج پر پہنچے اور عرض کیا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ''جناح ولی اللہ ہے''تو یہ آپ کی تحقیق ہے یا کسی نے آپ کو بتایا ہے۔حضرت موصوف نے فرمایا،نہیں،یہ میری اپنی تحقیق نہیں ہے۔بعض لوگوں نے مجھ سے بتایا ہے،کیا لوگ اسی لیے بھاگ رہے تھے؟دونوں حضرات نے کہا کہ جس نے بتایا سراسر غلط بتایا ہے،کیونکہ وہ شیعہ (بوہرا) ہے۔ لہٰذا کسی طرح اس کا مسلمان ہونا ثابت نہیں تو وہ ولی اللہ کیونکر ہوسکتا ہے۔حضرت پیر صاحب قدس سرہ نے فرمایا؛''مائک قریب کرو''پھر فرمایا،سارے خطباء اور سارے علما اور سارے حاضرین سنیں،مجھ سے ایک غلطی ہوگئی ہے کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ محمد علی جناح ولی اللہ ہے''وہ ہرگز ولی اللہ نہیں ہے۔میں توبہ کرتا ہوں اور کلمہ پڑھتا ہوں آپ لوگ بھی توبہ واستغفار کرو اور پڑھو''لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ''پھر خود بھی کلمہ پڑھا اور سب سے پڑھوایا۔ ؎

اس واقعہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ علمائے اہل سنت اپنی شرعی ذمہ داری کسی موڑ پر ادا کیے بغیر نہیں رہتے۔ہمیشہ مسلمانوں کے دین وایمان اور شریعت کے تحفظ میں کوئی رعایت نہیں کرتے۔یہیں سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ یہ وفاداران رسول شریعت کے تحفظ میں اپنوں کی بھی کوئی رعایت نہیں کرتے اور خلاف شرع حرکات میں مفاہمت نہ کرتے۔ظاہر ہے کہ جو حضرات اس سلسلہ میں اپنوں کی بھی رعایت نہیں کرسکتے تو ان اغیار کی کب رعایت کرسکتے تھے جو غداران رسول ہیں۔جن کا شیوہ ہی بن چکا ہے اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے وفاداروں کی شان میں توہین وگستاخی کرنا۔

؎ اس واقعہ کو مولانا جہانگیر موصوف نے حضرت سید العلما اور خطیب مشرق مولانا مشتاق احمد نظامی قدس سرہما کے حوالہ سے راقم کو سنایا۔

تحقیقی کتابوں کا تاریخی مجموعہ

فاضل بریلوی اور اُن کا حافظہ

مع

آئینہ بریلویت

تالیف

حضرت مولانا قاری عبدالرشید صاحب نور اللہ مرقدہ

جامع و مرتب

نعمان محمد امین

تحفظ نظریات دیوبند اکادمی پاکستان

مولانا احمد رضا خان کے آستانہ بیعت مارہرہ شریف نے جناح کے بارے میں بھی یہ زبان استعمال کی تھی:

> ''کیا کوئی سچا مسلمان کسی کتے کو اور وہ بھی دوزخیوں کے کتے کو اپنا قاید اعظم، سب سے بڑا پیشوا اور سردار بنانا پسند کرے گا؟ حاشا و کلا! ہرگز نہیں(۱)''۔(مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری: ص۴)

موصوف کو مسلم لیگ یا جناح سے اختلاف کرنے کا حق تھا، یہ اختلافی سیاسی بھی اور مذہبی بھی ہوسکتا ہے، لیکن ایک قوم کے ایک مقتدر رہنما کے خلاف نام لے کر یہ شرم ناک زبان استعمال کرنا اور ان کو دوزخیوں کا کتا قرار دینا کوئی شریف آدمی اس کی تائید نہ کرسکے گا۔ اے مخاطب! ان الفاظ کو ''پڑھتا جا اور شرماتا جا'' اور ''اس قوم کی بے بسی پر آنسو بہاتا جا''۔

قرآن کریم کے مقابل بریلویوں کی شرم ناک زبان:

معلوم نہیں بریلویوں کی زبان پر کتے کا لفظ اتنی جلدی کیوں آجاتا ہے؟ پاکستان میں مولوی محمد عمر اچھروی، مولانا احمد رضا خان کی اس زبان کے خاص نمایندے تھے۔ آپ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی ایک عبارت کا جواب دیتے ہوئے الزاماً لکھتے ہیں، زبان کی شرافت ملاحظہ ہو:

> ''مصنف مذکور کو جو قرآن شریف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا ہے اس کی اتباع کی کیا ضرورت ہے؟ کسی لڑکے یا دیوانے یا کتے وغیرہ کے نازل شدہ قرآن پر ہی ایمان لے آئے اور آؤ، آؤ، کرتا پھر''۔(مقیاس حنفیت: ص۲۱۱)

---

(۱) جناح صاحب میں تمام خرابیوں اور اثنا عشری ہونے کے باوجود بھی مسلمانوں کے لیے یہ جایز نہیں کہ حد سے باہر نکل کر غیر شرعی زبان ان کے لیے استعمال کریں۔ فکر و نظر کا اختلاف اپنی جگہ، ان کا غیر مسلم ہونا اپنی جگہ، لیکن شرم و حیا بھی کوئی چیز ہے۔(نعمان)